سورة الحج

آیات ۱۴ - ۲۴

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ
﴿١٤﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ
هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ ﴿١٥﴾ وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَأَنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يُرِيدُ ﴿١٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ
آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئِينَ وَالنَّصَارَىٰ وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١٧﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَ
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ
الْعَذَابُ ۗ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۩ ﴿١٨﴾ هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي
رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهِ مَا
فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا
فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٢٢﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ
مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ ﴿٢٤﴾

سُوْرَةُ الحَجِّ

آيات 78

مكية / مدنية

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ

ملتِ ابراہیم کی نمائندہ امت کی تشکیل، شرک کی قیادت سے بیت اللہ کی تولیت چھین کر توحید کی بنیاد پر دین کا قیام، شہادتِ علی الناس اور دفاعی جہاد کے ذریعے اللہ کی حاکمیت کے عملی نفاذ کی جدوجہد

منکرین توحید، قیامت و آخرت سے مجادلہ

آیات 1-37

آیات 1 تا 7

قیامت اور بعث کے احوال ۔ مخالفین کو انذار- آیاتِ آفاق وانفس سے استدلال

آیات 8 تا 16

شرک، مفاد پرستی اور باطل امیدیں شرک کے سہارے پر قائم جھوٹا اطمینان

آیات 17 تا 24

حق و باطل خدا کی عدالت میں - مشرکین اور مسلمانوں کا متضاد کردار وانجام

آیات 25 تا 37

ملت ابراہیم اور بیت اللہ کی اصل حقیقت (ملتِ ابراہیم کی مسخ شدہ وراثت)

سنتِ الٰہی: تصادمِ حق و باطل، جہاد و قتال، تطہیر بیت اللہ، ہجرت اور غلبہ

آیات 38 - 60

آیات 38 تا 41

بیت اللہ کے ناجائز متولین کے خلاف جہاد و قتال کی اجازت
اسلامی حکومت کی 4 اہم ذمہ داریاں

آیات 42 تا 52

تکذیبِ رسل اور سنتِ الٰہی- (تاریخ کی شہادت، مہلتِ عذاب اور ہلاکت کی دھمکی)

آیات 53 تا 57

سنتِ ابتلا اور غلبۂ حق/فتنۂ شیاطین اور کھرے کھوٹے کی پہچان

آیات 58 تا 60

اہلِ ایمان کی ہجرت اور انجامِ خیر

خاص اللہ کی عبادت

آیات 61 - 78

آیات 61 تا 66

توحیدِ ربانی کے عقلی و آفاقی دلائل/ربوبیتِ الٰہی کی نشانیاں

آیات 67تا 72

دعوتِ توحید اور مخالفین کا جارحانہ ردِّ عمل (دعوت، مخالفت، اور انجام)

آیات 73تا 76

شرک اور شفاعتِ باطل کا حتمی ابطال۔ قرآن حکیم کی دعوت

آیات 77تا 78

مسلمانوں کی اصل حیثیت کی وضاحت
وہ ابراہیمؑ کے جانشین اور اس منصب کے لیے منتخب ہیں۔
ان کا اصل فریضہ دنیا میں شہادتُ علی الناس ہے

اِنَّ اللّٰهَ یُدۡخِلُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفۡعَلُ مَا یُرِیۡدُ ﴿۱۴﴾ مَنۡ کَانَ یَظُنُّ اَنۡ لَّنۡ یَّنۡصُرَہُ اللّٰهُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ

اِنَّ اللّٰهَ یُدۡخِلُ الَّذِیۡنَ - بیشک اللہ داخل کرے گا ان لوگوں کو جو

اَدْخَلَ یُدْخِلُ ، اِدْخَالٌ : داخل کرنا (IV)

اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے

جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ - (ایسے) باغات میں (کہ) بہتی ہونگی انکے نیچے سے نہریں

جَرٰی یَجْرِیْ ، جِرْیَانًا : بہنا

اِنَّ اللّٰهَ یَفۡعَلُ - بیشک اللہ کرتا ہے (کرگذرتا ہے)

مَا یُرِیۡدُ - جو وہ چاہتا ہے

اَرَادَ یُرِیْدُ ، اِرَادَۃٌ : ارادہ کرنا، چاہنا (IV)

مَنۡ کَانَ یَظُنُّ - جو شخص ہے (یہ) گمان کرتا ہے

ظَنَّ یَظُنُّ ، ظَنًّا : گمان کرنا

اَنۡ لَّنۡ یَّنۡصُرَہُ اللّٰهُ - کہ ہرگز نہیں مدد کرے گا اللہ اس (رسول) کی

نَصَرَ یَنْصُرُ ، نَصْرًا : مدد کرنا

فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ - دنیا میں اور آخرت میں

فَلۡیَمۡدُدۡ - تو چاہیے کہ وہ دراز کرے

(م د د) مَدَّ یَمُدُّ ، مَدًّا : کھینچنا، لمبا کرنا، دراز کرنا

فَلۡيَمۡدُدۡ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لۡيَقۡطَعۡ فَلۡيَنۡظُرۡ هَلۡ يُذۡهِبَنَّ كَيۡدُهٗ مَا يَغِيۡظُ ﴿۱۵﴾ وَكَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يُّرِيۡدُ ﴿۱۶﴾

بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ - ایک رسی کو آسمان تک

سَبَب : رسی، ذریعہ، تدبیر، راستہ، سہارا (مطلب کوئی ممکن تدبیر/ذریعہ)

ثُمَّ لۡيَقۡطَعۡ - پھر چاہیے کہ وہ کاٹ دے (اسے)

قطَعۡ = کاٹ دینا : مراد ہے آخری قدم اٹھالینا، انتہائی حد تک چلے جانا

بعض مفسرین کے نزدیک: غصے میں خود کو ہلاک کر لینا (کنایۃً)

لَ : لامِ امر

اگر تمہیں اللہ کے فیصلے سے اتنی ہی تکلیف ہے، تو اپنی آخری کوشش بھی کر کے دیکھ لو- کچھ نہیں بدلے گا

فَلۡيَنۡظُرۡ - پھر چاہیے کہ وہ دیکھے

لَ : لامِ امر

نَظَرَ يَنۡظُرُ ، نَظۡرًا : دیکھنا

هَلۡ يُذۡهِبَنَّ كَيۡدُهٗ - کیا لے جاتی ہے (ختم کرتی ہے) اس کی تدبیر

اَذۡهَبَ يُذۡهِبُ ، اِذۡهَابٌ : لے جانا، دور کرنا، ختم کرنا، زائل کرنا (۱۷)

كَيۡد : تدبیر

مَا يَغِيۡظُ - اُس کو (جو) غصہ دلاتی ہے (اسے)

غَاظَ يَغِيۡظُ ، غَيۡظًا : غصہ دلانا

وَكَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ - اور اسی طرح ہم نے نازل کیا اسے (قرآن کو)

اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ - واضح نشانیاں (ہوتے ہوئے)

وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يُّرِيۡدُ - اور بیشک اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے-

اَرَادَ يُرِيۡدُ ، اِرَادَة : چاہنا، ارادہ کرنا

اِنَّ اللّٰهَ يُدۡخِلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفۡعَلُ مَا يُرِيۡدُ ﴿14﴾ مَنۡ كَانَ يَظُنُّ اَنۡ لَّنۡ
يَّنۡصُرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لۡيَقۡطَعۡ فَلۡيَنۡظُرۡ هَلۡ يُذۡهِبَنَّ كَيۡدُهٗ مَا يَغِيۡظُ ﴿15﴾ وَكَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ
اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يُّرِيۡدُ ﴿16﴾

(اِس کے برعکس) اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے، یقیناً ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اللہ کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے،

جو شخص یہ گمان رکھتا ہو کہ اللہ دُنیا اور آخرت میں اُس کی کوئی مدد نہ کرے گا اُسے چاہیے کہ ایک رسّی کے ذریعے آسمان تک پہنچ کر شگاف لگائے، پھر دیکھ لے کہ آیا اُس کی تدبیر کسی ایسی چیز کو رد کر سکتی ہے جو اس کو ناگوار ہے۔ ایسی ہی کُھلی کُھلی باتوں کے ساتھ ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے، اور ہدایت اللہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے

(In contrast) Allah will assuredly cause those who believe and act righteously to enter Gardens beneath which rivers flow. For, most certainly, Allah does whatever He pleases.

Anyone who Anyone who fancies that Allah will not support him in this world and in the Hereafter, let him reach out to heaven through a rope, and then make a hole in the sky and see whether his device can avert that which enrages him.through a rope, and then make a hole in the sky and see whether his device can avert that which enrages him. Even so We have revealed the Qur'an with Clear Signs. Verily Allah guides whomsoever He wills.

محمد اقبال

مَنۡ كَانَ يَظُنُّ اَنۡ لَّنۡ يَّنۡصُرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لۡيَقۡطَعۡ فَلۡيَنۡظُرۡ هَلۡ يُذۡهِبَنَّ كَيۡدُهٗ مَا يَغِيۡظُ ۝١٥

اللہ سے بدگمانی اور مذبذب ایمان کا انجام

- یہ آیت (اور مقام) مشکلات القرآن میں سے ہے۔ اس کی تفسیر میں مفسرین میں بکثرت اختلافات ہوئے ہیں، اور اس کے بارے میں مفسرین کے اتنے اقوال ہیں کہ جن میں تطبیق ایک مشکل کام ہے
- یہ آیت کریمہ "کنارے پر عبادت کرنے والے (مذبذب انسان)" کے بارے میں ہے جو ایمان کو مشروط بنا لیتا ہے، حالات اچھے ہوں تو مطمئن اور آزمائش آئے تو بدگمان و مایوس، یہ وہ انسان ہے جو اللہ کو اپنا رب تسلیم تو کرتا ہے، لیکن تنہا رب ماننے پر دل سے راضی نہیں ہوتا۔
- "مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَّنْ يَنْصُرَهُ اللّٰهُ" کا **مفہوم** - یہاں "گمان" سے مراد محض ذہنی خیال نہیں بلکہ اللہ کے بارے میں بدگمانی اور یہ تصور کہ اللہ شاید میری مدد نہیں کرے گا یا میرے حال سے بے پرواہ ہے یا میری مشکل حل کرنے پر قادر نہیں
- "فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ" **کا اسلوب اور مفہوم** - یہاں "آسمان تک رسی تاننا" حقیقی عمل نہیں بلکہ یہ ایک انتہائی درجے کا استعارہ ہے۔ مراد، انسان کی آخری، بڑی سے بڑی کوشش اور وہ تدبیر جس کے بعد کچھ باقی نہ رہے یعنی: اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ تمہاری مدد نہیں کرے گا، تو جاؤ، اپنی آخری کوشش بھی آزما کر دیکھ لو۔ کسی رسی کے ذریعے آسمانوں تک پہنچو، اسی رسی کے ساتھ یہ لٹک جاؤ (یعنی خودکشی کر لو یا باہر گر جاؤ اور تمہاری جان نکل جائے) تو پھر دیکھ لو کہ آیا ایسی تدابیر سے تم اپنے آپ کو اس بری حالت سے نکال سکتے ہو؟

مَنۡ كَانَ يَظُنُّ اَنۡ لَّنۡ يَّنۡصُرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنۡيَا وَ الۡاٰخِرَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لۡيَقۡطَعۡ فَلۡيَنۡظُرۡ هَلۡ يُذۡهِبَنَّ كَيۡدُهٗ مَا يَغِيۡظُ ۝١٥

- اس آیت کریمہ کی گذشتہ سلائیڈ میں مذکورہ تعبیر سے مشابہ ایک تعبیر شاہ عبدالقادر دہلویؒ نے اپنی تفسیر "موضح القرآن " میں بیان کی ہے جس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے:

ایک ایسا شخص جو پورے اخلاص کے ساتھ ہمہ وقت دین کی خدمت میں مصروف ہے اور اس رستے میں آنے والی مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے اللہ سے مسلسل امید رکھتا ہے کہ آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں اللہ کی مدد ضرور آئے گی۔ لیکن خدانخواستہ کسی مرحلے پر اگر وہ اللہ کی مدد سے مایوس ہو جائے تو اس کی یہ کیفیت اس کے لیے ناکامی کا باعث بن جائے گی۔ چنانچہ اللہ کے راستے میں جدوجہد کرنے والوں کو کبھی بھی امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے اور اللہ کی مدد سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ (لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ)

- اگر کسی خوش قسمت انسان کو اللہ کے رستے میں جدوجہد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے تو اسے اللہ کے اس حکم کی تعمیل بھی کرنی چاہیے۔اسے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے فیصلے اس کی اپنی مشیت کے مطابق ہوتے ہیں اور اس کی مشیت میں بندوں کا کوئی عمل دخل نہیں۔ بندوں کو تو بس یہ چاہیے کہ وہ اپنے اپنے حصے کی کوشش کریں اور اس کے وعدوں پر پختہ یقین رکھیں۔ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ، اور جو لوگ ہماری راہ میں جدوجہد کریں گے ' ہم لازماً انھیں اپنے راستے دکھائیں گے 29:69۔

- کچھ مفسرین نے اس کا شان نزول اور اس تاویل یہ بیان کی ہے کہ کہ مسلمانوں کا وہ گروہ جو کفار پر شدت غضب کی بناء پر کسی اقدام کے لیے بے قرار اور بے تاب تھا، یہ کہتا تھا کہ پیغمبر اکرم ﷺ) کی مدد کے سلسلے میں اللہ کا وعدہ کیوں پورا نہیں ہو رہا، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی اور ان کی جلد بازی پر ان کی سرزنش کی گئی ہے (تفسیر امام رازی)

مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ يَهْدِیْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾

- کچھ دیگر مفسرین نے اس کا سیاق اور اس کی تاویل یہ بیان کی ہے کہ اہل عرب مسلمانوں کی تنگدستی اور کمزوری کو دیکھتے تو خیال کرتے کہ ایسے ناداروں اور کمزوروں کے ساتھ مل کر ہمیں کیا حاصل ہوگا۔ خواہ مخواہ اہل مکہ کے ساتھ اپنے دیرینہ خاندانی مراسم کو مجروح کیوں کریں۔ اس نبی کی مدد نہ آج تک اس کے خدا نے کی ہے اور نہ ایسے قرائن موجود ہیں جن سے یہ پتہ چلے کہ آئندہ ان کی وہ مدد کرے گا اور ان کی مفلوک الحال اور بے بسی دور ہو جائے گی۔
- انہیں بتایا جا رہا ہے کہ یہ محض تمہاری غلط فہمی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی مدد کرے گا اور ضرور کرے گا۔ تم دیکھو گے کہ ہر طرف اسی کے نام کا ڈنکا بج رہا ہوگا اور اس کے قدموں میں سونے اور چاندی کے ڈھیر لگے ہوں گے اور جسے یہ بات گوارا نہ ہو اس کے لیے ایک ہی راستہ ہے کہ وہ اپنے گلے میں رسے کا پھندا ڈالے اور چھت سے لٹک جائے اور پھر اس رسہ کو کاٹ دے تاکہ تڑپ تڑپ کر مر جائے
- مجموعی طور پر:
- اہل ایمان کے لیے اس میں امید اور اللہ پر بھروسے کا سبق اور ہدایت ہے
- ایک حقیقی مومن پر کیسی ہی مشکلات کا ہجوم ہو اگر وہ اللہ سے مدد مانگتا رہے اور اُس سے اچھی امید رکھے تو یہ اس کے لیے صبر واستقامت کا بہت بڑا سہارا ہے ؎ ہر حال میں رہا جو ترا آسرا مجھے مایوس کر سکا نہ ہجوم بلا مجھے
- اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر انسان کو حاصل کچھ نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے ہی تفکرات اور پیچ وتاب کو بڑھاتا ہے۔

نہ ہو ناامید، نومیدی زوال علم و عرفاں ہے امید مرد مومن ہے خدا کے راز دانوں میں

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـِٕيْنَ وَ النَّصٰرٰى وَ الْمَجُوْسَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖۗ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے

هَادَ يَهُوْدُ ، هُوْدًا : یہودی ہونا

وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـِٕيْنَ - اور وہ لوگ جو یہودی بنے اور صابی

صٰبِئِيْنَ : صَابِئٌ کی جمع- (اسم فاعل)

لفظ" صَابِئٌ "کی مکمل تشریح اگلی سلائیڈ میں

النَّصٰرٰى : عیسائی-(نَصْرَانٌ کی بستی سے منسوب لوگ)

مَجُوْسِيٌّ: یہ دینِ زرد تشت کے پیرو تھے۔عام خیال یہی ہے کہ اس دین کی بنیاد بھی اصلاً توحید پر تھی، لیکن شرک کی گمراہیوں نے اسے بری طرح مسخ کر کے رکھ دیا تھا۔یہ دو خداؤں کے ماننے والے ہیں نیکی کے خدا کو یزدان اور بدی کے خدا کو ہرمن کہتے ہیں

وَ النَّصٰرٰى وَ الْمَجُوْسَ - اور نصاری اور مجوسی

وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا - اور وہ لوگ جنھوں نے شرک کیا

اَشْرَكَ يُشْرِكُ ، اِشْرَاكًا : شرک کرنا (IV)

اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ - یقیناً اللہ فیصلہ کرے گا

فَصَلَ يَفْصِلُ ، فَصْلًا : فیصلہ کرنا

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ- ان سب کے درمیان قیامت کے دن

بَيْن : درمیان

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ - بیشک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے

شَهِيْدٌ : نگران، گواہ، شاہد(اسم فاعل)

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـِٕيْنَ وَ النَّصٰرٰى وَ الْمَجُوْسَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا

الصّٰبِـِٕيْنَ ۔ صابی - Sabian

مادہ - ص ب أ

- لفظ " صَبَأَ " کو قدیم عرب ان معانی میں استعمال کرتے تھے :
  - ← ایک دین یا عقیدے سے نکل جانا، رائج مذہب سے ہٹ جانا، نیا راستہ اختیار کرنا، بے دین ہو جانا
  - ← اس وقت جو شخص بت پرستی چھوڑ کر توحید یا کسی نئے عقیدے کی طرف آتا اسے صَابِئ کہتے تھے
  - ← اسی مفہوم میں مشرکینِ مکہ نبی ﷺ اور ابتدائی مسلمانوں کو بھی طنزاً "صابی" کہا کرتے تھے، یعنی "اپنے آبائی دین سے نکل جانے والے"
  - ← ان کے نزدیک یہ کوئی خاص قوم نہیں بلکہ ہر وہ شخص جو مروجہ مذہب چھوڑ دے چاہے وہ توحید کی طرف آئے یا کسی اور دین میں داخل ہو
- قرآنِ کریم میں الصَّابِئُون / الصَّابِئِينَ بطور ایک مستقل مذہبی گروہ کے آیا ہے (تین مقامات پر) :
  - ← إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ **وَالصَّابِئِينَ** مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ (2:62)
  - ← إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا **وَالصَّابِئُونَ** وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ (5:69)
  - ← إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا **وَالصَّابِئِينَ** وَالنَّصَارَىٰ وَالْمَجُوسَ (22:17)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئِينَ وَالنَّصَارَىٰ وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا

الصَّابِئِينَ ۔ صابی - Sabian

- مفسرین نے انہیں ایک ایسا گروہ کہا ہے جو یہود و نصاریٰ سے تو الگ ہیں، مگر کسی نہ کسی درجے میں توحید، آخرت اور عبادت کے قائل تھے۔ ان کے نزدیک یہ لوگ حضرت نوح یا حضرت یحییٰؑ کی تعلیمات سے نسبت رکھتے تھے یا کم از کم ایک خدا، فرشتوں اور جزا و سزا کے تصور کو مانتے تھے
- اکثر محققین کے نزدیک قرآن میں مذکور صَابِئِین دراصل وہی ہیں جنہیں آج کل مندائی صابی (Mandaeans) کہا جاتا ہے
  - ← یہ توحید کے قائل ہیں، حضرت آدم، شیث اور خصوصاً حضرت یحییٰؑ کو نبی مانتے ہیں ۔ ستارہ پرست نہیں (یہ ایک غلط فہمی ہے
  - ← پانی میں بار بار غسل (کو بنیادی عبادت سمجھتے ہیں
  - ← اپنی مقدس کتاب گنزا ربا (Ginza Rabba) رکھتے ہیں
- آج کے دور میں صابی - سے مراد (تقریباً بالاتفاق) مندائی صابی ہی لیے جاتے ہیں، تاریخی طور پر یہ جنوبی عراق کے علاوہ جنوبی مغربی ایران (دجلہ وفرات کے کنارے) اور اب مہاجرت کے باعث امریکہ، یورپ اور آسٹریلیا میں بھی پائے جاتے ہیں
- بیسویں صدی کے شروع میں ان کی تعداد موجودہ تعداد (جس کا اندازہ 60 سے 70 ہزار کا ہے) سے کہیں زیادہ تھی

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئِينَ وَالنَّصَارَىٰ وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١٧﴾

جو لوگ ایمان لائے، اور جو یہودی ہوئے، اور صابئی، اور نصاریٰ، اور مجوس، اور جن لوگوں نے شرک کیا، ان سب کے درمیان اللہ قیامت کے روز فیصلہ کر دے گا، ہر چیز اللہ کی نظر میں ہے

On the Day of Resurrection Allah will most certainly judge among those who believe, and those who became Jews, and Sabaeans, and Christians, and Magians, and those who associate others with Allah in His Divinity. Surely Allah watches over everything.

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـِٕيْنَ وَ النَّصٰرٰى وَ الْمَجُوْسَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا ۖۗ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾

مشرکین اور ان کے اتحادیوں کو تنبیہ

- گزشتہ آیات میں اہلِ ایمان اور مشرکین کے درمیان جس فکری مناظرہ اور اعتقادی کشمکش کا ذکر آیا ہے، یہ آیت اسی بحث کا تسلسل ہے۔ اگرچہ اس مناظرے کے اصل فریق مسلمان اور مشرکینِ قریش تھے، لیکن اس دور میں عرب کے اندر موجود دوسرے مذاہب کے پیروکار بھی اس کشمکش میں بالواسطہ طور پر شریک ہو گئے تھے۔ اسلام کی دعوت چونکہ محض مشرکین ہی نہیں بلکہ تمام باطل عقائد کو چیلنج کر رہی تھی، اس لیے یہود، نصاریٰ، صابیین اور مجوس سب کی ہمدردیاں مشرکین کے ساتھ جا ملیں۔ خصوصاً یہود و نصاریٰ تو کئی محاذوں پر کھل کر مشرکین کا ساتھ دے رہے تھے
- اس آیت میں قرآن کریم نے ان تمام گروہوں کو نام لے کر متنبہ کیا ہے کہ خدا اور اس کی آیات کے بارے میں جو محاذ آج دنیا میں گرم ہے، یہ معاملہ یہیں ختم نہیں ہو جائے گا۔ یہ ایک ایسا قضیہ ہے جو بالآخر قیامت کے دن اللہ کی عدالت میں پیش ہو گا۔ وہاں ایک طرف اہلِ ایمان ہوں گے اور دوسری طرف مشرکین اور ان کے تمام اتحادی- یہود، نصاریٰ، صابیین اور مجوس۔ اس دن اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما دے گا کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر۔ واضح رہے کہ یہاں "فیصلہ" سے مراد محض اعلان نہیں بلکہ اس فیصلے کے عملی نتائج ہیں، یعنی ہر شخص کو اس کی دنیا کی سعی و کوشش کا پورا پورا انجام مل کر رہے گا۔ اہلِ ایمان کو ان کی قربانیوں، ثابت قدمی اور حق کی حمایت کا صلہ دیا جائے گا، جبکہ کفار، مشرکین اور ان کے حامیوں کو اپنی مخالفت، سازشوں اور گمراہی کی قیمت چکانا پڑے گی
- آیت کے آخر میں اہلِ ایمان کے لیے پیامِ تسلی ہے ور اہلِ شرک اور ان کے حامیوں کے لیے سخت تنبیہ۔ اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے؛ وہ ایمان والوں کی سرفروشیوں سے بھی باخبر ہے اور مخالفین کی چالوں اور ریشہ دوانیوں سے بھی۔ اسی کامل علم و مشاہدے کی بنیاد پر وہ ہر ایک کے ساتھ عین عدل کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ وَ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَ كَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ - کیا نہیں دیکھا آپ نے کہ بیشک اللہ

اَ : ہمزہ استفہامیہ | لَمْ : حرف نفی | رَاٰی یَرٰی ، رُؤْيَةٌ : دیکھنا

يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ - سجدہ کرتے ہیں اسی کو وہ جو

فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ - آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے

وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ - اور سورج اور چاند

وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ - اور ستارے اور پہاڑ

نُجُوْم : ستارے (نَجم کی جمع) | جِبَالُ : پہاڑ (جَبَلٌ کی جمع)

وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ - اور درخت اور چوپائے

دَوَآب : چلنے والے جانور، چوپائے (دَآبَّةٌ کی جمع)

وَ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ - اور بہت سے لوگوں میں سے (بھی)

وَ كَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ - اور اکثر (وہ ہیں) ثابت ہوا جن پر عذاب

حَقَّ يَحِقُّ ، حَقًّا : ثابت ہونا، قائم ہونا، کسی چیز کا حق ہونا، لازم ہو جانا، واجب ہونا.....

وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ۱۸ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۚ ۱۹

وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ - اور جسے اللہ ذلیل کرے (ھ و ن)

اَهَانَ يُهِنُ ، اِهَانَةٌ : ذلیل کرنا (۱۷)

فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ - تو نہیں اس کو کوئی عزت دینے والا

مُكْرِمٍ : عزت دینے والا -(اِكْرَامٌ، مصدر سے اسم فاعل)

اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ - بیشک اللہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔

شَآءَ يَشَآءُ ، مَشِيْٓئَةٌ : چاہنا

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَ
كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ١٨

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ کے آگے سر بسجود ہیں وہ سب جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں،
سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان اور بہت سے وہ لوگ
بھی جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں؟ اور جسے اللہ ذلیل و خوار کر دے اُسے پھر کوئی عزّت دینے
والا نہیں ہے، اللہ کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے۔

Have you not seen that all those who are in the heavens and all those who are in the earth prostrate themselves before Allah; and so do the sun and the moon, and the stars and the mountains, and the trees, and the beasts, and so do many human beings, and even many of those who are condemned to chastisement? And he whom Allah humiliates; none can give him honor. Allah does whatever He wills.

محمد اقبال

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ
فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۩ (۱۸)

کائنات کی ہر چیز اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہے

- یہ توحید کی وہ دلیل بیان ہوئی ہے جس کی شہادت اس کائنات کی ہر چیز اپنے وجود سے دے رہی ہے۔ انسانوں کے علاوہ باقی تمام مخلوقات نہایت اتفاق اور ہم آہنگی کے ساتھ اللہ کے مقرر کردہ قانون کی پیروی کر رہی اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی میں مصروف عمل ہے اور وہ بھی طوع و رغبت کے ساتھ
- لیکن اگر اس مخلوق میں کوئی نافرمان ہے تو وہ انسان ہے جسے اللہ نے عقل، ارادہ اور انتخاب کی آزادی دی اور اپنے ارادے اور اختیار سے خدا کی عبادت سے انکار کرتا ہے
- یہاں سجدہ نہ کرنے سے مراد صرف نماز کا سجدہ نہیں ہے **بلکہ زندگی کے نظام میں اللہ کی حاکمیت سے انکار ہے**۔ یعنی ایسا انسان اللہ کے قانون کے مقابلے میں اپنا قانون بناتا ہے، اپنی خواہش، طاقت یا اپنے مفاد کو مرکز بنا لیتا ہے اور یوں وہ کائنات کے اجتماعی نظم سے کٹ جاتا ہے (کیونکہ کائنات کی ہر چیز اللہ کے حکم کی اطاعت کر رہی ہے)۔ جو انسان اللہ کی بندگی سے نکل جاتا ہے وہ دراصل نظمِ کائنات سے ٹکرا جاتا ہے۔
- ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ کا فیصلہ ہے کہ وہ ذلیل ہو کر رہیں گے۔ یہ ذلت کبھی دنیا میں ظاہر ہوتی ہے (اخلاقی زوال، اضطراب، بے سکونی کی صورت میں) اور کبھی آخرت میں (عذاب) کی صورت میں۔ یہاں ذلت کا سبب، انسان کا اپنے اختیار کو بغاوت میں استعمال کرنا ہے
- اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی بتا دی کہ انسان خود اپنے لیے عزت یا ذلت کا راستہ منتخب کرتا ہے، اور اللہ اس انتخاب کے مطابق انجام کو نافذ کرتا ہے۔

وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ؕ۩ ﴿۱۸﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۚ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾

وهٰذٰنِ خَصْمٰنِ - یہ دو جھگڑنے والے (گروہ) ہیں

هٰذٰنِ: هٰذٰ کا تثنیہ (یہ دو)

خَصْمٰن: خَصْم کا تثنیہ (جھگڑنے والا)

اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ - انہوں نے جھگڑا کیا اپنے رب کے بارے میں

اِخْتَصَمَ يَخْتَصِمُ ، اِخْتِصَامٌ : جھگڑا کرنا (VIII)

فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا - تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا

قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ - کاٹے جائیں گے انکے لیے آگ کے کپڑے

ثِيَابٌ : ثَوْبٌ کی جمع (کپڑے)

يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ - اُنڈیلا جائے گا ان کے سروں کے اوپر سے

صَبَّ يَصُبُّ ، صَبًّا : انڈیلنا

فَوْق : اوپر

رُءُوْسِ : رَأْسٌ کی جمع (سر)

الْحَمِيْمُ - کھولتا ہوا پانی

حَمِيْم : سخت گرم پانی، کھولتا ہوا پانی

يُصْهَرُ بِهٖ - پگھلا دیا جائے گا اس کے ذریعے

صَهَرَ يَصْهِرُ ، صَهْرٌ : پگھلانا

صِهْر : سسرالی رشتہ داری (مصاہرت)

مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ - جو انکے پیٹوں میں ہے اور (انکے) چمڑے بھی۔

بُطُوْن: بَطَن کی جمع (پیٹ)

جُلُوْد : جِلْدٌ کی جمع (جِلد)

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ - اور ان کے لیے ہتھوڑے ہوں گے

قَمَعَ يَقْمَعُ ، قَمْعًا: کسی چیز کو کوٹنا، کچلنا، مغلوب کرنا

مِقْمَعَة : کوٹنے کا آلہ (بڑا ہتھوڑا، گرز) — اس کی جمع مَّقَامِع

اردو میں : قلع قمع

يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَ الْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾ وَ لَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْهَا ۗ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿۲۲﴾

مِنْ حَدِیْدٍ - لوہے کے

كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا - جب کبھی وہ ارادہ کریں گے

كُلَّمَآ : جب بھی (ظرفِ زمان – Adverb of Time)

اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا - کہ وہ نکلیں اس (آگ) سے

مِنْ غَمٍّ - غم (اور گھٹن کی وجہ سے) سے

اُعِیْدُوْا فِیْهَا - واپس لوٹا دیے جائیں گے اس میں

(ع و د) اَعَادَ یُعِیْدُ ، اِعَادَةٌ : واپس لوٹانا (۱۷)

وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ - اور (کہا جائے گا) چکھو جلنے کا عذاب۔

ذَاقَ یَذُوْقُ ، ذَوْقًا : چکھنا

حَرِیْق : حَرْقٌ سے صفت مشبہ (جلانے والا، جلا ہوا)

هٰذٰنِ خَصۡمٰنِ اخۡتَصَمُوۡا فِیۡ رَبِّهِمۡ ۫ فَالَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا قُطِّعَتۡ لَهُمۡ ثِیَابٌ مِّنۡ نَّارٍ ؕ یُصَبُّ مِنۡ فَوۡقِ رُءُوۡسِهِمُ الۡحَمِیۡمُ ۚ﴿۱۹﴾
یُصۡهَرُ بِهٖ مَا فِیۡ بُطُوۡنِهِمۡ وَ الۡجُلُوۡدُ ؕ﴿۲۰﴾ وَ لَهُمۡ مَّقَامِعُ مِنۡ حَدِیۡدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَا مِنۡ غَمٍّ اُعِیۡدُوۡا
فِیۡهَا ٭ وَ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِیۡقِ ﴿۲۲﴾

یہ دو فریق ہیں جن کے درمیان اپنے رب کے معاملے کا جھگڑا ہے اِن میں سے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے اُن کے لیے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں، اُن کے سروں پر کھَولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ جس سے اُن کی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر کے حصے تک گل جائیں گے، اور اُن کی خبر لینے کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے، جب وہ چاہیں گے کہ اس رنج (وتکلیف) کی وجہ سے دوزخ سے نکل جائیں تو پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ اور (کہا جائے گا کہ) جلنے کے عذاب کا مزہ چکھتے رہو

These two groups (the believers and unbelievers) are in dispute about their Lord. As for those that disbelieve, garments of fire have been cut out for them; boiling water shall be poured down over their heads, This will cause (not only) their skins but all that is in their bellies as well to melt away. There shall be maces of iron to lash them. Whenever they try, in their anguish, to escape from Hell, they will be driven back into it, (and shall be told): "Now taste the torment of burning.

هٰذٰنِ خَصۡمٰنِ اخۡتَصَمُوۡا فِیۡ رَبِّهِمۡ ۫ فَالَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا قُطِّعَتۡ لَهُمۡ ثِیَابٌ مِّنۡ نَّارٍ ؕ یُصَبُّ مِنۡ فَوۡقِ رُءُوۡسِهِمُ الۡحَمِیۡمُ ﴿۱۹﴾

اسلام کے مخالف اور متحارب گروہوں کا انجام

- آیت 17 میں اگرچہ کئی گروہوں کا ذکر ہوا ہے لیکن یہاں صرف دو گروہوں کی بات کی گئی ہے!
- یہاں اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرنے والے تمام گروہوں کو ان کی کثرت کے باوجود دو فریقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ایک فریق وہ جو انبیاء کی بات مان کر اللہ کی صحیح بندگی اختیار کرتا ہے۔ دوسرا وہ جو ان کی بات نہیں مانتا اور کفر کی راہ اختیار کرتا ہے خواہ اس کے اندر آپس میں کتنے ہی اختلافات ہوں اور اس کے کفر نے کتنی ہی مختلف صورتیں اختیار کر لی ہوں۔

نہ ستیزہ گاہ جہاں نئی نہ حریف پنجہ شکن نئے　　　　وہی قوت اسداللّٰہی وہی مرجبی وہی عنتری

- یعنی بڑی تقسیم میں تمام گروہ صرف دو ہیں۔ ایک اہل حق، اور دوسرے ان کا انکار کرنے والے (توحید کا محاذ اور شرک کا محاذ)
- اس کے بعد کی آیت میں انکار کرنے والے گروہ کے لیے ہولناک قسم کی چھ قسم کی سزاؤں کا ذکر ہے۔
- اس سے پہلے ان کے کپڑوں اور لباس کا ذکر ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ان کے کپڑے آگ سے تیار کئے جائیں گے۔ (فَالَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا قُطِّعَتۡ لَهُمۡ ثِیَابٌ مِّنۡ نَّارٍ) ہو سکتا ہے اس سے مراد یہ ہو کہ واقعی آگ کے ٹکڑے الگ کر کے لباس کی طرح سیئے جائیں گے (سَرَابِیۡلُهُمۡ مِّنۡ قَطِرَانٍ) یا اس سے یہ مراد ہو کہ آگ ان کو چاروں طرف سے لباس کی طرح گھیر لے گی۔
- اس کے بعد "حَمِیۡم" کا ذکر ہے، یعنی دوزخ کا کھولتا ہوا مائع ان کے سروں پر انڈیلا جائے گا۔ یہ حمیم ان کے بدن کے ظاہر و باطن کو اس طرح متاثر کرے گا کہ یہ ان کے اندر کو بھی پگھلا دے گا اور باہر کو بھی — گویا یہ کھولتا پانی ان کے اوپر بھی ڈالا جائے گا اور پینے کے لیے بھی انہیں یہی دیا جائے گا۔ (العیاذ باللہ)

يُصۡهَرُ بِهٖ مَا فِيۡ بُطُوۡنِهِمۡ وَ الۡجُلُوۡدُ ؕ﴿۲۰﴾ وَ لَهُمۡ مَّقَامِعُ مِنۡ حَدِيۡدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ يَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَا مِنۡ غَمٍّ اُعِيۡدُوۡا فِيۡهَا ٭ وَ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿۲۲﴾

انکار کرنے والے گروہ کے لیے ہولناک قسم کی سزائیں

- جہنم کے داروغوں کے پاس ان کی سرکوبی کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے جب یہ جہنم کے عذاب سے گھبرا کر کسی دوسری آفت کی پناہ میں جانا چاہیں گے تو وہ انھیں گرز مار مار کر واپس اسی جگہ لوٹا دیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ اب یہاں سے نکلنے کی کوشش کیوں کر رہے ہو جہنم کی آگ سے جلنے کا مزہ چکھو۔ یہی وہ عذاب ہے جس سے دنیا میں تمہیں ڈرایا جاتا تھا۔ لیکن تم نے کبھی بات سننے کی بھی زحمت نہ کی بلکہ جس نے تمہیں نہایت خیر خواہی سے اس انجام سے بچانا چاہا تم نے زندگی بھر اسے چین نہیں لینے دیا۔ تو جس عذاب کی خاطر تم نے یہ رویہ اختیار کیا تو اب تم اس سے بھاگنا کیوں چاہتے ہو؟
- اے اللہ ہمیں ہر طرح کے عذاب سے محفوظ فرما اور ہمارا شمار ان لوگوں میں فرما جو سچے دل سے ایمان لائے، اور تیرے اور تیرے رسول ﷺ کے وفادار رہے ۔آمین